بچوں کا باغ

ظفر کمالی

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دہلی

بچّوں کا باغ

ظفر کمالی

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی-110025

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پہلی اشاعت	:	2014
تعداد	:	550
قیمت	:	-/24روپے
سلسلۂ مطبوعات	:	1810

Bachchon Ka Bagh

By

Zafar Kamali

ISBN :978-93-5160-021-3

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی 110025، فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099

شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک۔8، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔110066 فون نمبر: 26109746

فیکس: 26108159 ای۔میل: ncpulsaleunit@gmail.com

ای۔میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in

طابع: جے۔ کے آفسیٹ پرنٹرز، جامع مسجد، دہلی 110006

اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

سیکھنے اور سکھانے کا عمل ایسی پگڈنڈی ہے جس پر رک رک کر، سوچ سوچ کر اور سنبھل سنبھل کر قدم رکھنا پڑتا ہے۔ انسانی ذہن چیزوں کو نہ صرف قبول کرتا ہے بلکہ رد بھی کرتا رہتا ہے۔ زندگی کے تین اہم پڑاؤ دراصل وسیع تر فکر اور تجربے کے پڑاؤ ہیں۔ انسان کے سیکھنے کا عمل ماں کی گود سے قبر تک جاری رہتا ہے۔ تحریر تخیل کی ایجاد ہے اور تخیل کی تہذیب بھی۔ بچے کا ذہن کسی چیز کا جلد اثر قبول کرلیتا ہے۔ اگر اسے منتخب، نمائندہ اور دلچسپ تحریریں مطالعے کے لیے مل جائیں تو اس کے ذہن کی بالیدگی معیاری خطوط پر ہوتی ہے ورنہ کنفیوژن اور انتشار اسے تاعمر پریشان کرتے رہتے ہیں۔ اردو میں بچوں کے ادب کی مضبوط روایت رہی ہے۔ بڑے ادبا نے بچوں کا ادب تخلیق کیا ہے۔ زمانہ برق رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ پیچھے مڑ کر دیکھنا شکست کے مترادف تصور کیا جارہا ہے۔ ایسے میں صحیح قدروں کی نشاندہی اور صالح کردار کی ترجمانی اہم فریضہ ہے۔ ماضی کی طرف مڑ کر دیکھنے کا مطلب اس کے رومان میں گم ہوجانا نہیں، بلکہ اس سے سبق حاصل کرنا ہے۔ یہ قلب ماہیت کے لیے ضروری ہے۔ یعنی خارج کی تہذیب کے ساتھ باطن کی تہذیب بھی لازی ہے۔ نئی ایجادات نے ذہن میں تنوع پیدا کیا ہے۔ تحریر اور قرأت کے ذرائع بدلے ہیں۔ نئی تکنیک نے فکری رویوں کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ ایسے میں بچوں میں کتاب اور قلم کی طاقت کا احساس جگانا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

بچوں کے لیے نظمیں ہوں یا کہانیاں، آج بھی مابعدالطبیعیاتی عناصر کے حصار میں ہیں۔ حقیقت پسندی اور ترقی پسندی کے باوجود ابہام اور ابہام کے بطن سے پیدا ہونے والے حقائق کا اعتراف کرنا چاہیے۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے منصوبوں میں ادب اطفال پر بھی توجہ دی گئی ہے جس کا مقصد بچوں کے لیے ایسی کتابیں تیار کرانا ہے جو ذہن کو صالح اقدار، مثبت گفتار اور مستحکم کردار کی طرف مائل کریں۔ امید ہے ہماری یہ کوشش نتیجہ خیز مراحل سے ہمکنار ہوگی۔ ہمیں اہل نظر کی آرا کا انتظار رہے گا۔ ظفر کمالی تنقید و تحقیق اور طنز و مزاح کے ساتھ بچوں کے لیے بھی لکھتے رہے ہیں۔ اس ضمن میں ان کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ 'بچوں کا باغ' دلچسپ، نصیحت آموز اور صالح فکر کی محرک ہے۔

ڈاکٹر خواجہ محمد اکرام الدین
(ڈائرکٹر)

فہرست

☆ مناجات 1
☆ قلم 3
☆ یتیم لڑکا 5
☆ شریر بچے 6
☆ ہوں گے جب ہم جواں 9
☆ ترانہ 11
☆ گڑیا کی شادی 13
☆ ننھا پودا 15
☆ کیا کروں 17
☆ کرکٹ 19
☆ کتابیں 21
☆ ہمیں اسکول جانا ہے 23
☆ جی چاہتا ہے 25
☆ ہم اپنے دیس کے پیارے 26
☆ ہوا سویرا 28
☆ سگریٹ 30
☆ مجھے دولہا بنا دو 31
☆ کارگل کے شہید 33
☆ کوا اور کویل 36
☆ حلال روزی 38
☆ آتا ہے یاد مجھ کو 40

☆ دادی امّاں	42	☆ مینڈکوں کا گیت	50
☆ استاد کی چھڑی	43	☆ دیس کے سپاہی	52
☆ میرے چاچو	44	☆ مدر ٹیریزا	54
☆ سون پور کا میلہ	45	☆ قوالی	55
☆ پیٹو میاں	47	☆ فرہنگ	57

مناجات

مانگوں تجھ سے علم کی دولت دے مولا
اپنے وطن کی دل میں محبت دے مولا

ہر سختی پر تو مجھ کو آسانی دے
پیاسی ہے یہ تیری دھرتی پانی دے

جان عطا کی ہے جینا بھی سکھلا دے
دل کے زخموں کو سینا بھی سکھلا دے

دنیا سے نفرت کا اندھیرا چھٹ جائے
رستے کا ہر بھاری پتھر ہٹ جائے

سب کے ہونٹوں پر میٹھی مسکان رہے
اچھے اور برے کا ہر پل دھیان رہے

شنکھ بجے مندر میں مسجد میں ہو اذاں
پریم کا دریا ہر دل میں ہو جائے رواں

تیرے کرم سے ہر گھر میں خوش حالی ہو
چہکیں چڑیاں کھیتوں میں ہریالی ہو

دے توفیق مجھے تیرا ہی گن گاؤں
مجبوروں کے دکھیاروں کے کام آؤں

علم و ہنر کا شوق جہاں میں عام کروں
اپنے وطن کا میں بھی روشن نام کروں

دیکھ کے دولت اوروں کی للچاؤں نہیں
کوئی مشکل آئے تو گھبراؤں نہیں

جہاں بھی جاؤں الفت کے نغمے گاؤں
دنیا میں انصاف کا پرچم لہراؤں

کوئی نہیں ہے دینے والا تیرے سوا
میری دعائیں کر لے قبول اے میرے خدا

قلم

قلم ہے عظمت کا تاج بچو
قلم کا جاری ہے راج بچو

قلم ہی دانا کی آرزو ہے
قلم ہی انساں کی آبرو ہے

گواہی قرآں نے یہ رقم کی
خدا نے کھائی قسم قلم کی

قلم محبت کی روشنی ہے
سکونِ جاں دل کی تازگی ہے

یہی ادب کا سبق پڑھائے
یہی ہمیں آدمی بنائے

قلم کا جو بھی یہاں دھنی ہے
نہیں ہے محتاج وہ غنی ہے

قلم ہے جس کو عزیز جاں سے
ستارے توڑے وہ آسماں سے

یہ کہہ رہی ہے صریرِ خامہ　　قلم ہی تہذیب کا ہے جامہ
قلم کی فطرت میں خاکساری　　مگر یہ تیغ وتبر پہ بھاری
قلم ہے شعلہ قلم ہے شبنم　　قلم ہے نشتر قلم ہے مرہم
قلم نے کتنے غرور توڑے　　انانیت کے سرور توڑے
قلم نے پردے اٹھائے لاکھوں　　قلم نے فتنے دبائے لاکھوں
قلم سے بجھے دماغ روشن　　ترقیوں کے چراغ روشن
قلم کی حرمت بچائے رکھنا
قلم کا جادو جگائے رکھنا

یتیم لڑکا

وہ بیٹھا ہے لڑکا جھکائے جو سر
اٹھاتا نہیں ہے کبھی جو نظر

ٹپکتا ہے چہرے سے جس کے ملال
سبھی جانتے ہیں کہ ہے خوش خصال

خزاں بن کے آئی جو بادِ نسیم
تو بچپن میں ہی ہوگیا وہ یتیم

اچانک ہی اجڑا امنگوں کا باغ
بجھا اس کی خوشیوں کا روشن چراغ

جو رکھتے تھے سر پر محبت سے ہاتھ
چھڑایا ہے تقدیر نے ان کا ساتھ

امیدوں کا شعلہ لپکتا نہیں
چہکنے کے دن ہیں چہکتا نہیں

بہت غم زدہ ہے بہت ہے اداس
چلو چل کے بیٹھیں ذرا اس کے پاس

اسے خوش کریں اپنی باتوں سے ہم
کہ وہ بھول جائے ہر اک درد و غم

وہ لڑکا اگر مسکرانے لگے
تو اپنی محبت ٹھکانے لگے

کسی کا جو غم ہم سے ہو جائے دور
ملے زندگی کا حقیقی سرور

شریر بچّے

ہم کو ہے فخر اس پر ہم ہیں شریر بچّے
ماہر ہیں اپنے فن میں ہم بے نظیر بچّے

پلّے کو گھر میں لائیں بانہوں میں ہم جکڑ کر
موقع ملے، تو کھینچیں بلّی کی دم پکڑ کر

دیکھیں اگر گدھے کو داغیں اسے سلامی
اپنا جو بس چلے تو اس کی کریں غلامی

بکرے پہ بیٹھ کر ہم گلیوں میں روز گھومیں
چوں چوں کرے جو چوزہ اس کو ضرور چومیں

بستر کی سبز چادر خرگوش کو اڑھا دیں
منّو کی لال ٹوپی بکرے کو ہم پہنا دیں

دادا میاں کا چشمہ آنکھوں میں ہم لگا کر
رستہ چلیں کمر کو اپنی ذرا جھکا کر

آیا نصیحتوں پر ہم کو نہ کان دینا
مرغوں کے ساتھ مل کر بھائے اذان دینا

باجی کا ہر دوپٹہ اپنا بنے عمامہ
جوکر بنیں پہن کر بھیا کا پائجامہ

صوفوں پہ خوب کودیں اودھم بہت مچائیں
مل جائے جو کنستر پھر ڈھول ہم بجائیں

گرمی کی دوپہر میں باغوں کی خاک پھانکیں
چڑیوں کے گھونسلوں میں جا جا کے روز جھانکیں

امرود ہوں جو کچے ان کو ضرور توڑیں
سب کام چھوٹ جائے یہ کام ہم نہ چھوڑیں

پانی میں رنگ گھولیں اس کا بنائیں شربت
پیڑوں پہ چڑھ کے بیٹھیں سمجھیں اسے ہی پربت

کتے کو دیکھتے ہی دوڑائیں لے کے ڈنڈا
اپنی بہادری کا لہرائیں خوب جھنڈا

یاروں کے ساتھ مل کر قوالیاں بھی گائیں
طبلہ بجائیں منہ سے اور تان بھی اڑائیں

انصاف ور ہیں جتنے وہ اس کو مانتے ہیں
دنیا کی ہر شرارت ہم خوب جانتے ہیں

ہم کو ہے فخر اس پر ہم ہیں شریر بچے
ماہر ہیں اپنے فن میں ہم بے نظیر بچے

ہوں گے جب ہم جواں

چھوڑ جائیں گے وہ عظمتوں کے نشاں
دیکھ کر دنگ رہ جائے سارا جہاں
حکمرانی کریں گے دلوں پر یہاں

ہوں گے جب ہم جواں ہوں گے جب ہم جواں

آسمانوں پہ لہرائیں گے ہم علم
اور ستاروں کو رکھیں گے زیرِ قدم
چل پڑے گا ترقّی کا جب کارواں

ہوں گے جب ہم جواں ہوں گے جب ہم جواں

ہم سے باقی جہاں میں اجالا رہے
اور انصاف کا بول بالا رہے
دور کر کے رہیں نفرتوں کا دھواں

ہوں گے جب ہم جواں ہوں گے جب ہم جواں

مشکلوں سے کبھی ہم نہ گھبرائیں گے
آئے طوفاں اگر اس سے ٹکرائیں گے
عزم سے اپنے توڑیں گے کوہِ گراں

ہوں گے جب ہم جواں ہوں گے جب ہم جواں

جب کبھی ہم کو آواز دے گا وطن
جائیں گے باندھ کر سر سے اپنے کفن
اس کے قدموں میں اپنی لٹائیں گے جاں

ہوں گے جب ہم جواں ہوں گے جب ہم جواں

ترانہ

کریں گے ہم اس پر اپنا تن من دھن قربان
سب سے اچھا سب سے نیارا پیارا ہندستان

ہندو ہوں یا مسلم ہوں یا سکھ ہوں یا عیسائی
گورے ہوں یا کالے، ہیں آپس میں بھائی بھائی
مل جل کر دانا رہتے ہیں لڑتے ہیں نادان

سب سے اچھا سب سے نیارا پیارا ہندستان

امرت سے بھی بڑھ کر ہے گنگا جمنا کا پانی
جو بھی اس پانی کو پی لے بولے میٹھی بانی
صحرا، جنگل، پربت، جھومیں چھیڑو ایسی تان

سب سے اچھا سب سے نیارا پیارا ہندستان

دل کعبہ ہے دل مندر ہے پھر دل کیوں ہم توڑیں

ہر دل میں گھر کر جائیں آپس میں ناتا جوڑیں
کہتی ہے یہ گیتا سب سے کہتا ہے قرآن

سب سے اچھا سب سے نیارا پیارا ہندستان

آسامی ہوں بنگالی ہوں یا ہوں راجستھانی
گاندھی نہرو کے وارث ہیں بچے ہندستانی
جو ہر اپنے دکھلائیں گے ماریں گے میدان

سب سے اچھا سب سے نیارا پیارا ہندستان

گڑیا کی شادی

منّی بولی پیاری آشا   کتنی بھولی میری گڑیا
اچھا ہے تیرا بھی گڈّا   ہو جائے دونوں کا رشتہ
آشا بولی گنجائش ہے   لیکن میری فرمائش ہے
ہاتھی لوں گی گھوڑے لوں گی   میں کپڑے سو جوڑے لوں گی
ٹی وی، کولر اور اک موٹر   سونے اور چاندی کے زیور
دینے ہوں گے موٹے پیسے   ملتے ہیں سیٹھوں کو جیسے
مہمانوں کی خاطر اچھّی   مانو جب یہ بات ہے پکّی
منّی کا تو جی گھبرایا   آنسو ٹپکے سر چکرایا
پھر وہ بولی جاؤ جاؤ   ڈوبے گی کاغذ کی ناؤ
لالچ کا پھل جس نے کھایا   رویا آخر وہ پچھتایا
آشا بولی تم ہو پاگل   ناحق ہی ہوتی ہو بے کل

باتیں ہیں یہ بہکی بہکی — میرے دل میں لالچ؟ چھی چھی
میں نے تم کو یوں ہی چھیڑا — کیوں ڈوبے الفت کا بیڑا
تیری گڑیا میری گڑیا — میرا گڈّا تیرا گڈّا
پیسے کی کیسی بربادی — شادی ہوگی سیدھی سادی
لاؤ جلدی شربت لاؤ
جاؤ اچھلو ناچو گاؤ

ننّھا پودا

گرچہ پودا ابھی ہوں چھوٹا سا
آرزو دل میں ہے مرے کیا کیا

آ ہی جائے گی رت جوانی کی
یعنی مجھ پر بھی شادمانی کی

ڈالی ڈالی مری ہری ہوگی
اور پھل پھول سے بھری ہوگی

فیض ہوگا جہاں میں عام مرا
خدمتِ خلق ہوگا کام مرا

ساری چڑیوں کو میں بلاؤں گا
خوب میوے انھیں کھلاؤں گا

گھونسلے مجھ پہ وہ بنائیں گی
راگ چھیڑیں گی چہچہائیں گی

جو بھی آئے گا ان کا کرنے شکار
میرے پتّوں کی دیکھے گا دیوار

گرمیوں میں مسافر آئیں گے
میرے سایے میں چین پائیں گے

بچّے آئیں گے جھولا جھولیں گے
گیت گا کے خوشی میں پھولیں گے

وہ چلائیں گے مجھ پہ جب پتھر
اس کے بدلے میں ان کو دوں گا ثمر

ایک خواہش ہے اور دل میں بڑی
کاش وہ بھی کرے خدا پوری

سوکھ جاؤں تو لکڑیوں سے مری
خوب صورت سی اک بنے کرسی

اس پہ بیٹھے فقط وہی لڑکا
جس کے سر میں ہو علم کا سودا

دل میں اپنے جو میں نے ٹھانی ہے
اس کی یہ مختصر کہانی ہے

میں بھی بچّہ ہوں تم بھی بچّے ہو　　　میں بھی سچّا ہوں تم بھی سچّے ہو
کیا بنایا ہے زندگی کا پلان　　　میں تو رکھتا ہوں تم سے نیک گمان
آج چھوٹے ہو کل جو ہوگے جواں
کون سے کام تم کرو گے یہاں

کیا کروں

کیا بگاڑا تھا کسی کا کیا کیا میں نے قصور
نام کیوں اسکول میں لکھوا گئے ابا حضور
آ پڑی ہے میرے سر پر سخت مشکل کیا کروں
اے غمِ دل کیا کروں اے وحشتِ دل کیا کروں

مجھ کو آتی ہی نہیں انگلش نہ بنتا ہے حساب
چور لے جاتے چرا کر کاش میری ہر کتاب
ہوگیا ہوں میں جہالت میں جو کامل کیا کروں
اے غمِ دل کیا کروں اے وحشتِ دل کیا کروں

پڑھنے لکھنے میں اگر مانا بہت ہی سست ہوں
گلی ڈنڈا اور کبڈی کھیلنے میں چست ہوں
میرے ٹیچر کیوں مجھے کہتے ہیں کاہل کیا کروں
اے غمِ دل کیا کروں اے وحشتِ دل کیا کروں

گھر پہ ٹیوشن بھی پڑھوں اسکول جانے کے سوا
روز مرغا بھی بنوں میں کیا کروں میرے خدا
کب ملے گی مجھ کو آزادی کی منزل کیا کروں
اے غمِ دل کیا کروں اے وحشتِ دل کیا کروں

صبح ہو یا شام کیوں ہوتی ہے میری کر کری
اک مصیبت بن گئی ہے یہ پڑھائی سر پھری
ناو ہے منجدھار میں اور دور منزل کیا کروں
اے غمِ دل کیا کروں اے وحشتِ دل کیا کروں

رہ گیا میں عقل کا پورا تو پورا ہی سہی
علم میں بھی ہوں ادھورا تو ادھورا ہی سہی
جوتیاں چٹخا رہے ہیں کتنے قابل کیا کروں
اے غمِ دل کیا کروں اے وحشتِ دل کیا کروں

کرکٹ

کرکٹ ہوا سب کے سر پر سوار
زمانے پہ چھایا اسی کا خمار
عجب اس نے اپنا جمایا ہے رنگ
جسے دیکھ کر عقل ہوتی ہے دنگ
جہاں جایئے شہر دیہات میں
یہی کھیل دن میں ہے اور رات میں
ہر اک دل میں اس کی سمائی ہے دھن
سبھی گا رہے ہیں اسی کے ہی گن
یہی کھیل کھیلوں کی اب جان ہے
سڑک بھی کرکٹ کا میدان ہے
کوئی گھر میں بلّا گھمانے لگا
کوئی خواب میں رن بنانے لگا
جو دو ملک میں ہو کرکٹ کی جنگ
تو کچھ اور ہوتی ہے اس کی امنگ
کوئی ٹیلی ویژن سے چمٹا ہوا
کوئی ریڈیو سے سنے تبصرا
عجب گیلری کا ہے یارو سماں
کہ ہیں ساتھ دادا کے پوتے میاں
امنڈنے لگے اسی طرح شائقین
جدھر دیکھو آئیں نظر ناظرین
کوئی ہے مکھوٹا لگائے ہوئے
کوئی پوسٹر ہے اٹھائے ہوئے
لگا جب کہ چوا ہوئی واہ واہ
جمایا جو چھکّا خوشی بے پناہ
کہیں کوئی سیٹی بجانے لگا
کوئی اٹھ کے ٹھمکے لگانے لگا
بنا سیکڑہ جس سے ہیرو ہوا
جو زیرو پہ آؤٹ وہ زیرو ہوا
وکٹ جب مخالف کے گرنے لگے
لگے ڈھول بجنے پٹاخے چھٹے

اگر کیچ پکڑا بجیں تالیاں		جو چھوٹا برسنے لگیں گالیاں
نہیں جن کو اس کھیل کا کچھ شعور		مزا وہ بھی لیتے ہیں اس کا ضرور
غرض ہر طرف ہے کرکٹ کا ذکر		اسی کی ہیں باتیں اسی کی ہے فکر

اتر کر کرکٹ کے گھمسان میں
چلو رن بناتے ہیں میدان میں

کتابیں

سمجھتا ہے اسے سارا زمانہ
کتابیں علم و حکمت کا خزانہ

دلوں کا نور ہیں اچھی کتابیں
چراغِ طور ہیں اچھی کتابیں

ہماری مونس و غم خوار ہیں یہ
جہادِ علم کی للکار ہیں یہ

کتابیں کیا ہیں روحانی غذا ہیں
سکوں دل کا دواؤں کی دوا ہیں

ہماری کیوں نہ ہو منزل کتابیں
رسولوں پر ہوئیں نازل کتابیں

کتابوں سے ہے جس کی آشنائی
بڑی دولت جہاں میں اس نے پائی

کتابیں کامیابی کا ہیں زینہ
رکھیں آباد یہ دل کا مدینہ

کتابوں کی رفاقت بھی عجب ہے
تعلق توڑنا ان سے غضب ہے

صداقت کا یہی رستہ دکھائیں
بروں کو بھی یہی اچھا بنائیں

سکھاتی ہیں یہ جینے کا طریقہ
بتاتی ہیں ہمیں کیا ہے سلیقہ

کسی نے منہ کتابوں سے جو پھیرا
یقیناً اس کو ذلت نے ہے گھیرا

کتابوں سے اگر خالی مکاں ہے
وہ ہے بھوتوں کا مسکن گھر کہاں ہے

کتابوں سے حلاوت گفتگو میں
شرافت کا اثر باقی لہو میں

کتابوں سے جہاں میں نام زندہ   ہماری صبح زندہ شام زندہ
کتابوں سے سدا رشتہ بڑھاؤ
اسی میں زندگی اپنی لگاؤ

ہمیں اسکول جانا ہے

یہ موسم ہے امنگوں کا ترنگوں کا زمانا ہے
چمن کے پھول ہیں ہم کام اپنا مسکرانا ہے
قدم جو بھی اٹھانا ہے ترقی کا اٹھانا ہے
ستاروں کی طرح اک دن فلک پر جگمگانا ہے

گلے میں ڈال کر بانہیں خوشی کے گیت گانا ہے
ہمیں اسکول جانا ہے ہمیں اسکول جانا ہے

ملے آدھی اگر روٹی تو ہم آدھی ہی کھائیں گے
مصیبت جو پڑے سر پر خوشی سے جھیل جائیں گے
جو پڑھنا سیکھ جائیں گے تو اوروں کو پڑھائیں گے
جو رستے میں بھٹکتے ہیں انھیں منزل دکھائیں گے

محبت کا دیا ہر موڑ پر ہم کو جلانا ہے
ہمیں اسکول جانا ہے ہمیں اسکول جانا ہے

نہیں ہے علم سے بڑھ کر جہاں میں کوئی بھی دولت
یہی ہے نور آنکھوں کا دلوں کی ہے یہی راحت
یہ وہ شے ہے لگا سکتا نہیں جس کی کوئی قیمت
بغیر اس کے نہ مل پائے گی دنیا میں کوئی عزّت

اٹھو جلدی اٹھو تعلیم کا دریا بہانا ہے
ہمیں اسکول جانا ہے ہمیں اسکول جانا ہے

جہالت کا اندھیرا عقل سے معذور کرتا ہے
جو دل کی آنکھ ہے اس کو یہی بے نور کرتا ہے
بنا دیتا ہے یہ شیطاں خدا سے دور کرتا ہے
ہمیں دَر دَر بھٹکنے کے لیے مجبور کرتا ہے

جسے تعلیم کہتے ہیں وہ حکمت کا خزانا ہے
ہمیں اسکول جانا ہے ہمیں اسکول جانا ہے

جی چاہتا ہے

(قوالی)

جو دعوت اڑانے کو جی چاہتا ہے — تو پکنک منانے کو جی چاہتا ہے
جو لٹکے ہیں باغوں میں امرود میٹھے — انھیں توڑ لانے کو جی چاہتا ہے
کبھی بن کے خرگوش چپکے ہی چپکے — بیاباں میں جانے کو جی چاہتا ہے
اچھل کود سے مجھ کو روکیں جو امی — تو آنسو بہانے کو جی چاہتا ہے
جلیبی کہ برفی کہ ہو رس ملائی — اکیلے ہی کھانے کو جی چاہتا ہے
کبھی قہقہوں کے دھماکے سے گھر کی — ہر اک چھت اڑانے کو جی چاہتا ہے
محلّے میں آتا ہے جب بھی مداری — تو ڈمرو بجانے کو جی چاہتا ہے
کسی دن جھما جھم جو ہوتی ہے بارش — اسی میں نہانے کو جی چاہتا ہے
کسی کام میں کوئی مجھ کو جو ٹوکے — اسے کاٹ کھانے کو جی چاہتا ہے
پڑھوں رات دن اور اتنی کتابیں — انھیں تو جلانے کو جی چاہتا ہے
جو اسکول کا وقت آئے تو اکثر — بہانہ بنانے کو جی چاہتا ہے
کتابوں کی لادی کہاں تک اٹھاؤں — کہیں بھاگ جانے کو جی چاہتا ہے
نظر آئے مجھ کو جو موٹا سا بکرا — تو دولھا بنانے کو جی چاہتا ہے
بڑی ہے مری عقل یا بھینس میری — بتاؤں؟ بتانے کو جی چاہتا ہے

شرارت سے اپنا ہے رشتہ پرانا
یہ رشتہ نبھانے کو جی چاہتا ہے

ہم اپنے دیس کے پیارے

ہم اپنے دیس کے پیارے ہیں ہم اپنے دیس کے پیارے
پھر آسمان پر کیوں نہ چمکیں بن کر چاند ستارے

ہم اپنے دیس کے پیارے

گونج رہی ہیں چمن چمن پھر چڑیوں کی چہکاریں
پیار کے ہاتھوں سے توڑیں گے نفرت کی دیواریں
آؤ بچو فرض ہمارا ہم کو آج پکارے

ہم اپنے دیس کے پیارے

ناسمجھی پر آمادہ ہیں جو ان کو سمجھائیں
پاٹھ اہنسا کا دنیا والوں کو آج پڑھائیں
تب کہلائیں گے ہم بھارت ماں کے راج دلارے

ہم اپنے دیس کے پیارے

پھیلے امن کی خوشبو چھائے کھیتوں میں ہریالی
عید ہمارا ہر اک دن ہو رات ہر اک دیوالی
دُھن جو اپنی دُھن کا پکّا ہو ہمت کیسے ہارے

ہم اپنے دیس کے پیارے

نہیں رہا ہے نہیں رہے گا باقی غم کا اندھیرا
خوشیوں کا سورج چمکے گا ہوگا نیا سویرا
ناچیں گائیں گے مستی میں جتنے ہیں دکھیارے

ہم اپنے دیس کے پیارے

ہُوا سویرا

دور ہوا کب کا اندھیرا
جاگو جاگو ہوا سویرا

چڑیاں بھی اب چہک رہی ہیں
ڈالی ڈالی پھدک رہی ہیں
کلیاں بھی کیا مہک رہی ہیں

سستی نے کیوں تم کو گھیرا
جاگو جاگو ہوا سویرا

کام بہت ہیں فرصت کم ہے
ہمت ہے تو پھر کیا غم ہے
کوشش تب تک جب تک دَم ہے

اگر مگر کا چھوڑو پھیرا
جاگو جاگو ہوا سویرا

نفرت کی دیوار گرائیں
سب کے دل کا خوف مٹائیں
آشاؤں کے دیپ جلائیں

وحشت کا ہم توڑیں گھیرا
جاگو جاگو ہوا سویرا

سونے والے رونے والے
اپنے دیدے کھونے والے
راہ میں کانٹے بونے والے

بھیا کہنا مانو میرا
جاگو جاگو ہوا سویرا

سگریٹ

بتاتے ہیں سب کو چچا ڈاکٹر — کہ سگریٹ پینے سے ہو کینسر
اسے جو سمجھتا ہے پینے کی چیز — نہیں ہے اسے زندگی کی تمیز
کلیجے میں بھرتا ہے جو بھی دھواں — تو وہ موت کا کھودتا ہے کنواں
کسی عمر میں اس کی لت ہے بری — چلاتا ہے اپنے گلے پر چھری
یہ لندن کا ہو یا کہ جاپان کا — بہر حال قاتل ہے انسان کا
جھلستا ہے اس سے جوانی کا باغ — بجھاتا ہے یہ زندگی کا چراغ
دماغ اس کی بو سے پریشان ہو — پیے گا اسے وہ جو نادان ہو
جسے تندرستی سے ہو دشمنی — وہی شخص اس سے کرے دوستی
خدا نے دیا ہے جو پانی میاں — پیو اس سے ہے زندگی میاں
یہ دودھ اور لسی یہ گنے کا رس — نہیں ان کے پینے میں کچھ پیش وپس
یہ ہے بات باریک لیکن سنو — اگر پی سکو تم تو غصہ پیو

یہ شربت جو ٹھنڈا ہے پیتے رہو
دعا ہے یہ شاعر کی جیتے رہو

مجھے دولھا بنادو

مری امّی مری شادی کرادو
مجھے جلدی سے اب دولھا بنادو
ذرا دیکھو تو میں بچّہ کہاں ہوں
کہ اب میں چھے برس کا نوجواں ہوں
خوشی کے گیت گاؤ مسکراؤ
جو میرے دوست ہیں ان کو بلاؤ
کرو دعوت محلّے کو کھلاؤ
پکاؤ قورمہ، زردہ، پلاؤ
بندھے گا جب مجھے پھولوں کا سہرا
دمک اٹھے گا تب کچھ اور چہرا
مجھے سلواؤ شہزادے کا جوڑا
منگاؤ خوب صورت ایک گھوڑا
اسی پر چڑھ کر میں سسرال جاؤں
بٹھا کر ساتھ میں دلہن کو لاؤں
مری دلہن جو ہو بالکل پری ہو
وہ تھوڑی لال ہو تھوڑی ہری ہو
پری میں بھی وہ ہو پریوں کی رانی
سنائے روز اک تازہ کہانی
مری دلہن ذرا مجھ سے ہو چھوٹی
وہ چھوٹی ہو، نہ ہو لیکن وہ موٹی
اسے معلوم ہو کھانا پکانا
اسے حلوہ بھی آتا ہو بنانا
کھلائے گی مجھے وہ رس ملائی
کھلاؤں گا اسے میں بھی مٹھائی
چھدیں گے کان پہنے گی وہ بالی
ہنسوں گا میں بجائے گی وہ تالی
نہیں روٹھے گی مجھ سے میری دلہن
اسے بنواؤں گا سونے کے کنگن
جو دیکھوں گا کہ منہ اس کا ہے پھولا
جھلاؤں گا اسے میں خوب جھولا

کریں گے ساتھ مل کر ہم پڑھائی　　کبھی ہوگی نہ آپس میں لڑائی
کرے گی وہ تری خدمت بھی امّی　　یہ گھر بن جائے گا جنّت بھی امّی
مری امی مری شادی کرا دو
مجھے جلدی سے اب دولھا بنا دو

کارِگل کے شہید

پی لیا ہنستے ہنستے شہادت کا جام
کارگل کے شہیدوں کو سب کا سلام

کر دیا قرض مٹی کا ایسے ادا
رشک کرتی رہے گی ہمیشہ وفا
سر جھکائے کھڑے ہیں خواص و عوام
کارگل کے شہیدوں کو سب کا سلام

کھیل کر خاک اور خون کی ہولیاں
شیر سینوں پہ کھاتے رہے گولیاں
ہر بشر کہہ رہا ہے بصد احترام
کارگل کے شہیدوں کو سب کا سلام

جب اڑے جنگ میں اڑ گئے اڑ گئے
بم کی پروا نہ کی توپ سے لڑ گئے
ان جیالوں کا سب کے لبوں پہ ہے نام

کارگل کے شہیدوں کو سب کا سلام

ہر عدو کی کمر توڑ ڈالیں گے ہم
ہر بری آنکھ کو پھوڑ ڈالیں گے ہم
دیس کے دشمنوں کو دیا یہ پیام
کارگل کے شہیدوں کو سب کا سلام

لوگ پہنا رہے تھے انھیں جب کفن
روح کہتی رہی اے وطن اے وطن
آسماں سے بھی اونچا ہے ان کا مقام
کارگل کے شہیدوں کو سب کا سلام

لگ رہی تھیں جہاں بازیاں جان کی
لاج ویروں نے رکھ لی وہاں شان کی
ان جوانوں سے بھارت کا اونچا ہے نام
کارگل کے شہیدوں کو سب کا سلام

عزم و ہمت کو ان سے جوانی ملی
ولولوں کی نئی اک کہانی ملی
ایسے چھلکا گئے وہ شجاعت کا جام

کارگل کے شہیدوں کو سب کا سلام

کوکھ ماؤں کی اجڑی ہے یہ غم بھی ہے
دل ہے مغموم تو آنکھ پُرنم بھی ہے
رات ہو یا کہ دن صبح ہو یا کہ شام
کارگل کے شہیدوں کو سب کا سلام

ختم ہوگا یہ کب نفرتوں کا سفر
پی کے الفت کی مے کب کہے گا بشر
آؤ روشن کریں ہم محبت کا نام
کارگل کے شہیدوں کو سب کا سلام

کوّا اور کوئل

کسی کوّے نے اک کوئل سے پوچھا
بتا بہنا کہ ہے یہ ماجرا کیا
غضب ہے یہ کہ ہم دونوں ہیں کالے
خدا کے فضل سے ہیں عقل والے
مگر دنیا کرے کیوں پیار تجھ سے
رہیں چھوٹے بڑے بے زار مجھ سے
ترا ہی نام ہے سب کی زباں پر
ترا جادو تو ہے سارے جہاں پر
جو شاعر ہیں لکھیں تیرا ترانہ
بتا تیرا ہے کیوں عاشق زمانہ
رہا کرتی ہے تو بچّوں کے دل میں
مگر اک میں کہ چوہا جیسے بل میں
جہاں جاکر کروں میں کائیں کائیں
وہاں سے مار کر مجھ کو بھگائیں
نظر میں تیر اور تلوار بن کر
کھٹکتا ہوں دلوں میں خار بن کر

جسے دیکھو اسے مجھ سے ہے وحشت
سبھی کو نام سے میرے ہے نفرت
کہا کوئل نے کوّے سے کہ بھائی
نہ کیوں تیری سمجھ میں بات آئی
جسے آتی نہ ہو شیریں بیانی
کرے کیا وہ دلوں پر حکمرانی
ہیں سب اس کے جو میٹھے بول بولے
جو لب کھولے تو رس کانوں میں گھولے
کہاں میں بولنے میں چوکتی ہوں
مگر جب بولتی ہوں کوکتی ہوں
مری آواز میں پھولوں کی نرمی
تری آواز میں شعلوں کی گرمی
زباں سے میں بنی آنکھوں کا تارا
مگر تیری زباں نے تجھ کو مارا
تو جس دن سیکھ لے گا خوش کلامی
ملے گی ہر جگہ تجھ کو سلامی

حلال روزی

بہت عظیم ہے رتبہ حلال روزی کا
چھپا ہوا ہے اسی میں کمال روزی کا

حلال رزق سے باطن میں نور آتا ہے
عبادتوں میں حقیقی سرور آتا ہے

کرے تلاش جو دل سے ہمیشہ کسبِ حلال
رہے عروج پہ آئے کبھی نہ اس پہ زوال

معاشرے میں وہی ارجمند ہوتا ہے
خدا کی نظروں میں رتبہ بلند ہوتا ہے

خدا نے رکھی ہے رزقِ حلال میں برکت
اسی کے دم سے ہے مال ومنال میں برکت

اگر حصول میں اس کے ہو کچھ پریشانی
تو اس سے ڈرنا ذرا بھی بڑی ہے نادانی

جو رزق دیتا ہے وہ ہم کو آزماتا ہے
ہنسانے والا وہی ہے وہی رلاتا ہے

حرام لقمے سے پیدا ہو دل میں بغض وعناد
اسی کے زور سے پھیلے معاشرے میں فساد

حرام مال لہو کو خراب کرتا ہے
سکون چھین کے جینا عذاب کرتا ہے

اگر حلال میں شامل حرام ہو جائے
تو اس حلال کا قصہ تمام ہو جائے

حرام رزق اگر حلق سے اتر جائے
تو آدمی کا اسی دم ضمیر مر جائے

بہت عظیم ہے رتبہ حلال روزی کا
چھپا ہوا ہے اسی میں کمال روزی کا

آتا ہے یاد مجھ کو

آتا ہے یاد مجھ کو اسکول کا زمانا
وہ دوستوں کی صحبت وہ قہقہے لگانا

انور، عزیز، راجو، منّو کے ساتھ مل کر
وہ تالیاں بجانا بندر کو منہ چڑانا

رو رو کے مانگنا وہ امّی سے روز پیسے
جا جا کے ہوٹلوں میں برفی ملائی کھانا

پڑھنے کو جب بھی گھر پر کہتے تھے میرے بھائی
کرتا تھا دردِ سر کا اکثر ہی میں بہانا

ملتی نہیں تھی فرصت دن رات کھیلنے سے
یوں رائیگاں ہوا تھا پڑھنے کا وہ زمانا

کیسے کہوں کسی سے اب کیا ہے حال میرا
کھانے کو مشکلوں سے ملتا ہے ایک دانا

ہر اک قدم پہ لگتی ہے ٹھوکروں پہ ٹھوکر
جاکر رہوں کہاں پر ملتا نہیں ٹھکانا

افسر بنے ہیں اس دم میرے ہی ہم جماعت
ان سے حیا کے مارے پڑتا ہے منہ چھپانا

بچو نہ تم سمجھنا ہرگز اسے کہانی
یہ ہے تمھارے حق میں عبرت کا تازیانا

ہوگا بھلا تمھارا سن لو ظفر کی باتیں
کھیلو ضرور لیکن پڑھنے میں دل لگانا

دادی امّاں

میری دادی امّاں نیاری بھولی بھالی پیاری پیاری
اپنے ساتھ کھلاتی ہیں وہ میرا جی بہلاتی ہیں وہ
راتوں میں کہتی ہیں قصّے پریوں کے بھالو راجا کے
کوئی مجھ کو اگر رلائے پھر وہ ان کی جھڑکی کھائے
ابّو جس دن مجھ کو ماریں دادی ان کو بھی پھٹکاریں
اچھلوں کودوں ناچوں گاؤں ان کے آنچل میں چھپ جاؤں
سر پر ہاتھ مرے رکھتی ہیں خوش ہو کر پھر یہ کہتی ہیں
پڑھ لکھ کر قابل بن جاؤ دنیا میں تم نام کماؤ
میری دادی امّاں نیاری
بھولی بھالی پیاری پیاری

استاد کی چھڑی

(بچّے کی نظر میں)

یہ کیا ہے مری جاں کا آزار ہے　　مری زندگی اس سے دشوار ہے
سراسر مرے حق میں یہ زہر ہے　　بلا ہے مصیبت ہے یا قہر ہے
کرے کھیلنے کا مزا کر کرا　　ڈرے جو نہ اس سے وہ ہے سر پھرا
پڑے پیٹھ پر گر ذرا چوک ہو　　کلیجے میں اس سے نہ کیوں ہوک ہو
مجھے خواب میں بھی ڈراتی ہے یہ　　مری نیند اکثر چراتی ہے یہ
خیالوں میں آ کر ستایا کرے　　سدا خوں کے آنسو رلایا کرے
کبھی مجھ کو مرغا بناتی ہے یہ　　کبھی دن میں تارے دکھاتی ہے یہ
حرام اس کے دم سے ہوئی زندگی　　کہاں تک اٹھاؤں میں شرمندگی
بڑوں کا تو کہنا ہے رحمت ہے یہ　　مگر میرے حق میں تو زحمت ہے یہ
سمجھتا ہوں دل سے اسے واہیات　　خدایا مجھے دے تو اس سے نجات

کئی خوبیاں اس میں جلاد کی
چھڑی کہتے ہیں جس کو استاد کی

میرے چاچو

مرے چاچو بڑے مائی ڈیر ہیں
بنے پڑھ لکھ کے وہ انجینئر ہیں
مجھے دیتے ہیں لاکر وہ مٹھائی
نہیں کرتے کبھی میری پٹائی
کہو کچھ بھی نہیں کرتے بہانہ
مرا ان سے ہے اچھا دوستانہ
انھوں نے ہی مجھے اردو پڑھائی
انھوں نے ہی مجھے ہندی سکھائی
وہی ہیں میرے انگریزی کے استاد
کراتے ہیں وہی سارے سبق یاد
پہاڑے بیٹھ کر مجھ کو رٹائے
پڑھا میں نے غلط تو مسکرائے
پکڑ کر ہاتھ لکھنا بھی سکھایا
کہیں بھولا جو میں اس کو بتایا
کبھی پڑھ کر سناتے ہیں کہانی
کبھی کہتے ہیں وہ قصہ زبانی
کبھی وہ ناؤ کاغذ کی بنائیں
چلا کر اس کو پانی میں دکھائیں
دکھائیں کھیل بن کر وہ مداری
کروں میں پیٹھ پر ان کی سواری
کہیں جائیں جو اسکوٹر چلا کر
گھمائیں مجھ کو وہ اس پر بٹھا کر
مجھے بانہوں میں ہیں جھولا جھلاتے
ہمیشہ رہتے ہیں ہنستے ہنساتے
اٹھا دیتے ہیں وہ مجھ کو سویرے
کرکٹ کھیلتے ہیں ساتھ میرے
کبھی چپکے سے آکر گدگدائیں
اگر میں روٹھ جاؤں تو منائیں

مرے چاچو بڑے مائی ڈیر ہیں
بنے پڑھ لکھ کے وہ انجینئر ہیں

سون پور کا میلا

آؤ بچّو دیکھو تم بھی سون پور کا میلا
کیسی کیسی چیزیں ہیں کیا منظر ہے البیلا
دیکھ کے حیرت میں پڑ جاؤ گے گھوڑوں کا لشکر
ایکؔ طرف ہیں گائیں بھینسیں ایک طرف ہیں بندر
پیڑوں کے سایے میں کیسے بڑے بڑے ہیں ہاتھی
بھیڑ جٹی ہے ایسی جیسے آئے ہوں باراتی
اک پنجرے میں چوہے ہیں اور اک پنجرے میں بلّی
چوہے کہتے ہیں بلی سے دور بہت ہے دلّی
کتنا اچھا لگتا ہے وہ خرگوشوں کا جوڑا
کتر کتر کے کھاتا ہے جو گاجر تھوڑا تھوڑا
رنگ برنگی چڑیوں پر لوگوں کا دل للچائے
جو منہ مانگی قیمت دے وہ ان کو گھر لے جائے
میلے میں آیا ہے اک چھوٹا سا چڑیا خانہ
سرخ رنگ کا اک توتا ہے اس میں بڑا سیانا
جھولا جھول رہے ہیں دیکھو ہنستے گاتے بچّے
بچّے ہیں وہ نٹ کھٹ لیکن من کے اچھے سچّے

بھالو والا جس دم بھالو کی کشتی دکھلائے
اسے دیکھنے بچّہ ہو یا بوڑھا دوڑا آئے
کٹھ پتلی کا ناچ بھی ہوگا بڑا مزہ آئے گا
سرکس کا جوکر سرکس میں رنگ جما جائے گا
رنگ برنگے گیس بھرے غبارے سب کو بھائیں
لیکن آؤ ہم سب پہلے گرم جلیبی کھائیں
ابھی کھلونے نہیں خریدے؟ آؤ جلدی آؤ
کاٹھ کا جوکر دیکھو دیتا ہے مونچھوں پر تاؤ
جی چاہے تو ڈمرو لے لو جی چاہے تو لٹو
منّو! دیکھو تو کیسا ہے یہ لکڑی کا ٹٹو
یہ راکٹ بھی اچھا ہے اور اچھی ہے یہ گڑیا
گڑیا یہ جاپانی بالکل آفت کی ہے پڑیا
میلا دیکھا شام ہوئی اب واپس گھر کو جائیں
پچھلا سبق ذرا پھر پڑھ لیں کھا پی کر سو جائیں

پیٹو میاں

ان سے ملیے لوگ کہتے ہیں انھیں پیٹو میاں
ناشتے میں روز کھاتے ہیں یہ سولہ روٹیاں

ہے ضروری ناشتے کھانے میں ان کے آملیٹ
دوپہر میں صاف کر دیتے ہیں چاول چھے پلیٹ

پوری ہانڈی چاہیے جو گھر میں بریانی پکے
چاہتے ہیں دوسرا کوئی نہ اک دانہ چکھے

ہو اگر دعوت کہیں تو ان کی آجائے بہار
ٹوٹ پڑتے ہیں یہ دسترخوان پر بے اختیار

چاہتے ہیں صرف ان کو ہی ملے مرغے کی ران
دوسرے جو لوگ ہیں وہ شوربے سے کھائیں نان

سر جھکائے مارتے ہیں اس طرح اپنا یہ ہاتھ
بوٹیاں سالم نگلتے ہیں یہ ہر لقمے کے ساتھ

کیا بتائیں منہ چلاتے ہیں یہ کس رفتار سے
بھاگتا ہو کوئی مجرم جیسے موٹر کار سے

گوشت مچھلی پر بھی ان کو چاہیے چٹنی اچار
بھینس ڈکراتی ہے جیسے، ویسے لیتے ہیں ڈکار

ایسا لگتا ہے کہ ان کا پیٹ اک گودام ہے
جس کو بھرنے کے سوا ان کو نہ کوئی کام ہے

زندگی ان کو ملی ہے صرف کھانے کے لیے
پیٹ ہائے پیٹ کی ہی رٹ لگانے کے لیے

یہ اگر مہمان ہوں تو میزباں فاقے کرے
پیٹ گھر بھر کا وہ کاٹے ان کے دوزخ کو بھرے

بعد کھانے کے یہ کھائیں ہاضمولے آٹھ دس
سر جھکا کر پھر کہیں اللہ بس باقی ہوس

آؤ بچو ساتھ مل کر ہم بھی مانگیں دعا
ایسے پیٹو سے رکھے محفوظ ہم سب کو خدا

مینڈکوں کا گیت

ہم مینڈک ہیں ٹرائیں گے ہم مینڈک ہیں ٹرائیں گے
ہم شوق سے جا کر بھینسوں کے آگے بھی بین بجائیں گے

کیوں ہم سے کسی کو الجھن ہو کیوں کوئی ہمارا دشمن ہو
جب کام ہمارا گانا ہے ہم گاتے ہیں ہم گائیں گے

ہر راگ نیا ہر رنگ نیا ہر طرز نئی ہر ڈھنگ نیا
جب جھینگر راگ الاپیں گے تب ہم بھی تان اڑائیں گے

جب کالے بادل گرجیں گے اور ٹوٹ کے ہم پر برسیں گے
تب ہم بھی اچھلیں کودیں گے سڑکوں پر دھوم مچائیں گے

ہم کیسے چھیل چھبیلے ہیں کچھ نیلے ہیں کچھ پیلے ہیں
ہم اپنے ترانے سے دنیا والوں کے دل گرمائیں گے

جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں ہم الفت کا دم بھرتے ہیں
نفرت کے پجاری آئیں تو ہم ان کو مار بھگائیں گے

ہم مینڈک ہیں ٹرائیں گے ہم مینڈک ہیں ٹرائیں گے
ہم شوق سے جاکر بھینسوں کے آگے بھی بین بجائیں گے

دیس کے سپاہی

ہم دیس کے سپاہی ہم دیس کے سپاہی
جیسے ملی ہوئی ہے جنّت کی بادشاہی

ہم دیس کے سپاہی

بھولے سے آنچ آئے گر اس حسیں چمن پر
ہنستے ہوئے لٹا دیں جاں مادرِ وطن پر
دے گا عمل ہمارا ہر قول کی گواہی

ہم دیس کے سپاہی

الفت کے پھیل جائے سارے جہاں میں خوشبو
قائم رہے ہمیشہ امن وامان ہر سو
بچّو اسی میں پنہاں دنیا کی خیر خواہی

ہم دیس کے سپاہی

غفلت میں جو پڑے ہیں لازم انھیں ہے جاگیں
ہے وقت کا تقاضا نفرت سے دور بھاگیں
آپس میں گر لڑیں گے آجائے گی تباہی

ہم دیس کے سپاہی

جو ہیں غریب مفلس نادار بے سہارے
ہر پل ترس رہے ہیں خوشیوں کو وہ بچارے
مل جل کے دور کردیں ہم ان کی بے پناہی

ہم دیس کے سپاہی

مدر ٹیریزا

مادرِ مہربان وہ سب کی — یعنی تھی قدردان وہ سب کی
بے سہاروں کا جو سہارا تھی — ڈوبنے والوں کا کنارا تھی
ساری دنیا نے جن کو ٹھکرایا — اس نے ان کو ہمیشہ اپنایا
گھپ اندھیرے میں اک چراغ تھی وہ — لہلہائے سدا جو باغ تھی وہ
اپنے کاموں سے مرتبہ بخشا — خدمتِ خلق کو عبادت کا
یہ جہاں یعنی پیاس کا صحرا — ذات اس کی تھی پیار کا دریا
اس کے قدموں میں آسمان جھکے — سر جھکے، دل جھکے یہ جان جھکے
چاہتے تھے اسے خواص وعوام — ہیچ تھا جس کے آگے ہر انعام
ساری دنیا میں ہو کے بھی مشہور — بھاگتی تھی وہ شہرتوں سے دور
وہ نمونہ تھی انکساری کا — چھوٹا دامن نہ خاکساری کا
فخرِ انسانیت ہے اس کا نام — عقل حیراں ہے دیکھ اس کا کام
اک فرشتہ تھی شکلِ انساں میں — اب اسے ڈھونڈ باغِ رضواں میں
کوئی لائے کہاں سے اس کا جواب — بنتِ مریم کا دیجیے اس کو خطاب
نقش ہے سب کے دل پہ نام اس کا — فیض جاری رہے مدام اس کا

ماں تجھے ہم سلام کرتے ہیں
اپنی جاں تیرے نام کرتے ہیں

قوّالی

کتابوں سے ذرا دامن بچا کر ہم بھی دیکھیں گے
اجی ہاں ہم بھی دیکھیں گے

پڑھائی روز پیغامِ مصیبت لے کے آتی ہے
ہماری بے بسی پر کیوں یہ دنیا مسکراتی ہے
رلائے جو ہمیں اس کو رلا کر ہم بھی دیکھیں گے
اجی ہاں ہم بھی دیکھیں گے

اگر دن رات پڑھنا ہو تو جینے کا مزا کیا ہے
ہمیشہ صبر کے ہی گھونٹ پینے کا مزا کیا ہے
یہ بھاری بوجھ اب سر سے گرا کر ہم بھی دیکھیں گے
اجی ہاں ہم بھی دیکھیں گے

پڑھائی کی حقیقت کا فقط اتنا ہے افسانا
سبق رٹنا پہاڑے یاد کرنا اور چھڑی کھانا
جنازہ اس چھڑی کا اب اٹھا کر ہم بھی دیکھیں گے

اجی ہاں ہم بھی دیکھیں گے

کتابیں ہم نے مانا زندگی آباد کرتی ہیں
مگر بچّوں کے بچپن کو بھی یہ برباد کرتی ہیں
کسی صندوق میں ان کو چھپا کر ہم بھی دیکھیں گے
اجی ہاں ہم بھی دیکھیں گے

جو ہو گرمی کی چھٹی تو ہماری عید ہوجائے
مگر اسکول کھلتے ہی غموں کی دید ہوجائے
نئی چھٹی کا پھر نعرہ لگا کر ہم بھی دیکھیں گے
اجی ہاں ہم بھی دیکھیں گے

جنھیں ٹیچر کہے دنیا عجب ''استاذ'' ہوتے ہیں
ترس آتا نہیں ان کو بڑے جلّاد ہوتے ہیں
مزا اس کا کبھی ان کو چکھا کر ہم بھی دیکھیں گے
اجی ہاں ہم بھی دیکھیں گے

فرہنگ

آبرو : عزّت، نیک نامی
آرزو : اُمید، توقع
آزار : دکھ
آشنا : شناسا، جان پہچان والا، ملاقاتی
آشنائی : واقفیت، جان پہچان
آفت کی پڑیا: شریر، چالاک
آملیٹ (Omelette): پیاز ملے ہوئے نمکین انڈے
آنچ آنا : مصیبت آنا، صدمہ پہنچنا
آنکھوں کا تارا: نہایت پیارا
اپنے گلے پر چھری پھیرنا: خود کو قتل کرنا، اپنے کو تکلیف پہنچانا
اَرجُمند : عزّت والا
افسانہ : کہانی، قصہ
اگر مگر : حیلہ حوالہ، بہانہ
البیلا : انوکھا، دل ربا
الفت : محبت، پیار
اللہ بس باقی ہوس: اللہ کے سوا سب ہیچ ہیں
اَمرت : آبِ حیات، اکسیر، شربت، شہد
امن : چین، سکون، اطمینان
امنڈنا : جمع ہونا، ہجوم کرنا، جوش میں آنا
امنگ : جوش
انانیت : غرور، گھمنڈ
انصاف ور : فیصلہ کرنے والا
انکسار : عاجزی، خاکساری
اہنسا : عدم تشدّد، سلامتی
باد : ہوا
بادِ نسیم : صبح کی ٹھنڈی ہوا
باطن : اندرون، دل، ضمیر
باغِ رضواں: جنت، بہشت
بانی : آواز، بولی
بشر : آدمی، انسان
بغض : نفرت، عداوت، دشمنی

بنت : بیٹی، دختر، لڑکی
بو : مہک، خوشبو
بہرحال : ہر طرح سے، سب طرح سے
بہکی باتیں : الٹی پلٹی بات، بے ڈھنگی بات
بہنا : اے بہن
بیابان : جنگل، صحرا، ویرانہ، ریگستان
بے پناہی : بے امانی
بیڑا : ناو، کشتی
بھینس کے آگے بین بجانا : بے وقوف شخص کے سامنے ہنر دکھانا
پاٹھ : سبق
پربت : پہاڑ
پرچم : جھنڈا
پرنم : آنسوؤں سے بھرا ہوا، تر، گیلا
پریم : محبت، پیار
پکنک : گھر سے باہر کسی پرفضا مقام پر تفریحی کھانا پینا
پل : لمحہ، دم، پلک جھپکانے کا وقفہ
پلان : منصوبہ
پنہاں : پوشیدہ، چھپا ہوا
پیام : پیغام، سندیسہ
پیش و پس : آگے پیچھے
پھٹکارنا : برا بھلا کہنا
پھیرا : گھماو، دائرہ
تازیانہ : کوڑا
تان اڑانا : گانے میں سروں کو خوب صورت انداز سے ادا کرنا
تبر : کلھاڑی
ترنگ : لہر، موج، جوش، جذبہ
تقاضہ : خواہش، مانگ
تمیز : عقل و ہوش
تن من قربان کرنا : جسم و جان قربان کرنا
توفیق : ہدایت، خدا کی مہربانی
تیغ : تلوار
ٹٹو : چھوٹے قد کا گھوڑا

ٹرانا : غل مچانا، ٹرٹر کرنا، مینڈک کی آواز

ٹھکانا : جائے قرار، گھر، منزل اعتبار

ٹھمکا : جسم کو مٹکانا یا جھٹکا دینا

ٹھوکر لگنا : صدمہ پہنچنا، نقصان اٹھانا

ثمر : پھل، میوہ

جادو جگانا : جادو کا عمل کرنا

جام : پیالہ، گلاس، ساغر

جامہ : پوشاک، لباس

جان کی بازی لگانا: مرنے کو تیار ہو جانا دل سے کوشش کرنا

جان لٹانا : جان دینے کو تیار ہونا، جان قربان کرنا

جٹنا : اکٹھا ہونا، جمع ہونا

جلاد : پھانسی دینے والا، بے رحم

جوتیاں چٹخانا: مارے مارے پھرنا، ذلیل و رسوا ہوتے پھرنا

جوہر دکھانا : ہنر اور لیاقت ظاہر کرنا، چالاکی سے کام لینا

جہاد : کوشش، دین کی حمایت کے لیے ہتھیار اٹھانا

جہان : دنیا

جیالا : بہادر، دلیر

جھڑکی : ڈانٹ ڈپٹ، لعنت ملامت

جھلسنا : آگ لگنا، جلنا

جھماجھم : مینہ برسنے کی آواز

جھماجھم بارش ہونا: موسلا دھار بارش ہونا

جھیلنا : برداشت کرنا، اٹھانا

چمن : باغ

چہکار : چہچہاہٹ، چڑیوں کے بولنے کی آواز

چھٹنا : صاف ہونا

چھلکانا : بھری ہوئی چیز کو حرکت دے کر

گرانا

چھَیل چھبیلا: رنگیلا، بانکا، چھَیلا

حرمت : عزت، آبرو، عظمت، بڑائی

حصول : حاصل، فائدہ

حقیقی : اصلی، کھرا، صاف

حلاوت : مٹھاس، شیرینی

حیا : شرم

حیرت : تعجب

خار : کانٹا

خاک پھانکنا: سرگرداں رہنا، آوارہ پھرنا

خاکساری : انکساری، عاجزی

خامہ : قلم

خزاں : پت جھڑ، زوال

خَلق : دنیا کے لوگ، خلقت

خمار : نشہ

خواص : خاص کی جمع، بڑے لوگ

خوش خصال: مہذب، اچھے اخلاق والا

خوش کلامی : میٹھی بات

خوشی میں پھولنا: بہت خوش ہونا

خون کے آنسو رلانا: بہت ستانا، حد سے زیادہ رلانا

خیرخواہی : بھلائی چاہنا

دانا : عقل مند

دردر بھٹکنا : مارے مارے پھرنا

دکھیارا : دکھوں کا مارا ہوا

دل کی آنکھ : باطن کی آنکھ

دل میں گھر کرنا: دوستی کرنا، محبت کرنا

دلوں پر حکمرانی کرنا: مقبول ہونا

دم : سانس، پَل

دم بھرنا : محبت کا دعویٰ کرنا، ایمان لانا

دمکنا : چمکنا

دنگ رہ جانا: حیران رہنا، تعجب میں پڑنا

دن میں تارے دکھانا: دماغی صدمہ پہنچانا، خوب مارنا

دیا : چراغ

دیپ : چراغ

دید : دیدار

دید سے کھونا: اندھا ہونا

دُھن سمانا : خیال بندھنا

دُھن کا پکّا : کسی خیال یا بات کے پیچھے لگ جانے والا

ڈیر (Dear): چہیتا، پیارا

ذلت : رسوائی، بدنامی

راج دلارا : پیارا، شہزادہ

راحت : آرام

راگ : لَے، سُر، نغمہ، ترانہ

راگ الاپنا: راگ گانا، صرف اپنی کہے جانا

رائیگاں : برباد

رُت : موسم، زمانہ

رتبہ بلند ہونا: ترقی ہونا، درجہ زیادہ ہونا

رشک کرنا : کسی کے برابر ہونے کی خواہش کرنا

رفاقت : ساتھ، دوستی، ہمدردی

رقم کرنا : لکھنا، تحریر کرنا

رنگ جمانا : اثر ڈالنا، قابو کرلینا

رواں : جاری، بہتا ہوا، تیز

رہ : راستہ

زحمت : دکھ، تکلیف، رنج

زوال : نقصان، گھاٹا، کمی

زیر : نیچے

زینہ : سیڑھی

سالم : پورا، تمام، صحیح، سلامت

سر پر سوار ہونا: مسلّط ہونا

سرپھرا : خبطی، مجنون، ضدی

سر سے کفن باندھنا: مرنے کے لیے تیار ہونا

سُرور : مزا

سکون : قرار، امن، خاموشی

سلیقہ : تمیز، لیاقت، ہنر

سُو : طرف، جانب

سودا : دھن، لگن

شادمانی : خوشی

شائقین : شوق رکھنے والے، آرزومند

شجاعت : بہادری، دلیری

شعور : عقل، سلیقہ، تمیز

شے : چیز

شیریں بیانی: میٹھی آواز

صبر کے گھونٹ پینا: صبر کرنا، ضبط سے کام لینا
صحبت : ساتھ، دوستی
صحرا : بیابان، ویرانہ
صداقت : سچائی
صریر : آواز
صریرِ خامہ : قلم چلنے کی آواز
ضمیر : دل، بھید
طرز : طور، طریقہ، انداز
طور : ملک شام کا ایک پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ پر تجلّیِ الٰہی کا ظہور ہوا تھا
عام کرنا : مشہور کرنا، پھیلانا
عبرت : نصیحت
عدو : دشمن
عروج : ترقی، چڑھاؤ
عزم : ارادہ، قصد
عظمت : بزرگی
عظیم : بزرگ، بڑا
عقل کا پورا: نہایت بے وقوف، احمق

عقل دنگ ہونا: حیران ہونا، بات سمجھ میں نہ آنا
علم : جھنڈا، پرچم
علم کا دریا بہانا: علم پھیلانا، تعلیم کو عام کرنا
عمامہ : پگڑی
عناد : دشمنی، عداوت
غم خوار : غم کھانے والا
غنی : دولت مند، بے پروا
فخر : غرور
فقط : صرف، خاتمہ
فن : ہنر
فیض : فائدہ، بھلائی، نیکی
قدر دان : قدر جاننے والا
قصہ تمام ہونا: کام تمام ہونا، مر جانا
قورمہ : بھنا ہوا گوشت
قول : بات، اقرار، قسم
کاٹ کھانا : آمادۂ جنگ ہونا، بدمزاجی سے جواب دینا
کام آنا : کار آمد ہونا، مددگار ہونا، لڑائی میں

ہلاک ہونا
کان دینا : دھیان دینا، غور سے سننا
کانوں میں رس گھولنا: میٹھی بولی بولنا
کِرکِری : ذلت، خواری
کرم : بخشش، عنایت
کسب : حاصل کرنا، پیشہ، کام
کلیجے میں ہوک اٹھنا: رنجیدہ ہونا، صدمہ اٹھانا
کمال : ہنر، لیاقت، کامل
کوکھ اجڑنا : اولاد کا مر جانا
کوہِ گراں : بھاری پہاڑ، دشوار کام
کھٹکنا : چبھنا، ٹیس مارنا، برا لگنا
گمان : شک
گن گانا : تعریف کرنا
گیلری (Gallery): کسی مکان، تھیٹر یا اسٹیڈیم میں بیٹھنے یا گزرنے کی جگہ
گھپ اندھیرا : سخت اندھیرا
لادی : بوجھ، دھوبیوں کی گٹھری

لب : ہونٹ
لَت : بری عادت، خصلت
لشکر : فوج، ہجوم، بھیڑ بھاڑ
للچانا : لالچ کرنا، حرص کرنا
للکار : نعرہ، پکار، رعب کی آواز
لہو : خون
مادر : ماں، والدہ
مخالف : دشمن
مدام : ہمیشہ
مدینہ : شہر
مریم : حضرت عیسیٰؑ کی والدہ ماجدہ کا نام، پارسا، دوشیزہ
مزا چکھانا : سزا دینا، ذائقہ چکھانا
مزا کِرکِرا کرنا: بے لطف کرنا، رنگ میں بھنگ ڈالنا
مسکان : مسکراہٹ، ہنسی
مسکن : گھر، مکان، رہنے کی جگہ
معاشرہ : جماعتی زندگی بسر کرنا

معذور : مجبور، اپاہج
مغموم : غم زدہ، اداس
ملال : رنج، افسوس
منال : جایداد، دھن دولت
منہ چھپانا : شرمندہ ہونا
منہ پھولنا : خفا ہونا، ناراض ہونا
منہ پھیرنا : بے توجہی برتنا، بے پروائی سے کام لینا، منہ پھیر دینا
موت کا کنواں کھودنا: تباہی کا سامان کرنا
مونس : آرام دینے والا، ساتھی، دوست
مَے : شراب
میدان مارنا: لڑائی جیتنا
نازل ہونا : آسمان سے اترنا
ناظرین : ناظر کی جمع، دیکھنے والے
نان : روٹی
نٹ کھٹ : شریر، شوخ
نقش ہونا : دل میں بیٹھ جانا
نور : روشنی، تجلی، اجالا

نیارا : نرالا، انوکھا
واہیات : واہی کی جمع، بے ہودہ اور فضول باتیں
وحشت : گھبراہٹ، جنون
وفا : نباہ، ساتھ دینا
ولولہ : جوش
ویر : بہادر
ہاتھ مارنا : جلد جلد نوالے کھانا، مال اڑانا
ہم جماعت: ہم سبق، ہم مکتب
یتیم : جس کا باپ مر گیا ہو
یقینا : ضرور، بے شک

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی چند مطبوعات

آؤ گیت گائیں

مصنف: شبنم کمالی

صفحات: 80

قیمت : -/17 روپے

گیت گاتے رہو

مصنف: شبنم کمالی

صفحات: 74

قیمت : -/14 روپے

ایک بار

مصنفہ : شیمہ رضوی

صفحات: 51

قیمت : -/15 روپے

شاہنامہ کی کہانیاں

مصنف: آصف نعیم صدیقی

صفحات: 95

قیمت : -/20 روپے

آدم زاد پری لوک میں

مصنف: ضمیر درویش

صفحات: 110

قیمت : -/10 روپے

سچی کہانیاں

مصنف: مشتاق احمد

صفحات: 56

قیمت : -/9 روپے

₹ 24/-

ISBN: 978-93-5160-021-3

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

National Council for Promotion of Urdu Language

Farogh-e-Urdu Bhawan, FC- 33/9, Institutional Area,
Jasola, New Delhi-110 025